السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نبی آخرالزماں جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے والد اور والدہ ماجدہ کا کس مذہب سے تعلق تھا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صحیح مسلم (1/114) میں حدیث ہے:

(ان رجلا قال یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم !این ابی ؟قال «فی النار» قال : فلما قفی دعاہ فقال : «ان ابی واباک فی النار» (صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان ان من مات علی الکفر فھوفی النار۔۔۔(500)

''ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول!میرا باپ کہاں ہے؟فرمایا: آگ میں جب وہ جانے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلاکر فرمایا: میرا اور تیرا باپ آگ میں ہیں۔''

''باب بیان ان من مات علی الکفر فھوفی النار ولا تنالہ شفاعة ولا ننفعہ قرابة المقربین''

نیز صحیح مسلم میں ایک اور حدیث (1(314) میں ہے:

''زار النبی صلی للہ علیہ وسلم قبر امہ فبکی وابکی من حولہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استازنت ربی لی ان استغفر لھا فلم یوذن لی الخ(صحیح مسلم کتاب الاستذان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ربہ عزوجل فی زیارة قبر امہ (2260) الترمذی (1054) ابن ماجہ (1572) وانظر بلوغ المرام کتاب الجنائز)

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی خود روئے اور ہمراہ ساتھیوں کو رلایا۔ پھر فرمایا: ''میں نے اپنے رب سے اجازت چاہی کہ والدہ کے لئے بخشش کی دعا کروں مگر مجھے اجازت نہیں ملی۔''

علامہ سیوطی رحمة اللہ علیہ نے ''مسالک االحنفافی والذی المصطفیٰ'' میں اس کے برعکس مسلک اختیار کیا ہے لیکن کوئی قابل اطمینان دلیل پیش نہیں کرسکے۔ ملاحظہ ہو(الحاوی للفتاویٰ 2/353۔404) واضح ہوا کہ علامہ ملا علی قاری حنفی کا مسلک عدم نجاة کا ہے۔''شرح الفقہ االاکبر'' اوران کی کتاب ''اعتقاد اصحاب ابی حنیفہ فی ابوی الرسول'' میں اس امر کی وضاحت ہے۔

اور تیسرا مسلک توقف کا ہے۔ میرے خیال میں صحیح نصوص کے ماوراء اس میں خاموشی اختیار کرنی چاہیے۔ نصوص سے ظاہر ہے کہ ان کا مسلک ملت ابراہیمی سے ہٹ کر تھا جس کی بناء پر سابقہ وعید سنائی گئی ہے۔

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص444

محدث فتویٰ